

حضرت فاطمہ زہراء(س) کی مظلومانہ شہادت کی مناسبت پر پانچ(5) پیغام

<?xml encoding="UTF-8">

مقدمہ

قال رسول الله (ص) فاطمة بضعة مني من آذاها فقد آذاني---(1)

ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفیٰ(ص) نے فرمایا: "فاطمہ میرا پارہ جگر ہے جو اس کو اذیت پہنچائے گا وہ میری اذیت کا باعث بنے گا۔

گزشتہ چند سالوں سے، ایام فاطمیہ خصوصاً فاطمیہ دوم کے موقع پر اور بالخصوص حضرت صدیقہ طاہرہ(س) کی شہادت کے روز یعنی 3/جمادی الثانیہ کے دن ہمارے ملک میں ایک خاص ماحول ہوتا ہے، دوکانیں بند ہوتی ہیں، ماتمی دستہ سڑکوں پر نوحہ خوانی و سینہ زنی کرکے، جگر گوشہ رسول(ص)، زوجہ علی مرتضیٰ (ع) (2) اور مادر ائمہ(ع) کا سوگ مناتے ہیں۔

وہ خاتون جس کے دروازے پر کھڑے ہو کر پیغمبر اسلام(ص) بلند آواز سے فرماتے تھے: "السلام علیکم یا اہل بیت النبوة---" (3) اے اہل بیت نبوت تم پر سلام ہو

اس طرح، اپنے بعد آتے والوں کے لئے اتمام حجت کر رہے تھے کہ جن اہل بیت کے متعلق میں بارہا تاکید کرتا رہا ہوں وہ یہی افراد ہیں کہ جن میں حضرت زہراء(س) کو مرکزیت حاصل ہے لیکن ابھی غروب خورشید نبوت کو چند روز بھی نہ ہوئے تھے کہ ایک دوسرا عظیم سانحہ عالم اسلام میں رونما ہوا جس کی وجہ سے حضرت زہرا(س) جوانی کے عالم میں (4) ہی، بدطینت افراد کے مظالم کی تاب نہ لا کر اس دنیا سے گزر گئیں جس کے بعد میدان جنگ کے شہسوار، حضرت علی(ع) کی کمر ٹوٹ گئی۔

جس وقت آپ(ع) نے زہراء مرضیہ کے بدن مطہر کو رات کی تاریکی میں مخفیانہ طور پر سپرد لحد کیا (5) تو غم و اندوہ سے آپ کا دل بھر آیا، مولائے متقیان، خداوند کی بارگاہ میں نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آواز دیتے تھے: خدایا! خاندان نبوت کی کیا یہ آخری مظلومیت تھی؟

افسوس صد افسوس ایسا نہیں تھا بلکہ جنگ صفین، جنگ نہروان اور جنگ جمل جیسے واقعات، حضرت امام حسن(ع) کی مظلومیت اور امام حسین(ع) اور آپ(ع) کے اولاد و اصحاب کی شہادت، الغرض تمام ائمہ(ع) کی مظلومیت، اسی مظلومیت کی ایک کڑی تھی۔ لیکن ظلم بالائے ظلم تو یہ ہے کہ کسی مظلوم پر ہونے والے مظالم کا انکار کیا جائے۔

ایک اور بڑا حادثہ جو رونما ہونے والا تھا، وہ یہ تھا کہ کچھ لوگ حضرت زہراء(س) کی شہادت اور مظلومیت کو مورد شک و تردید قرار دے کر آپ(س) پر ہونے والے ظلم و ستم کا انکار کرنا چاہتے تھے۔

لیکن مراجع کرام منجملہ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ فاضل لنکرانی(مد ظلہ) کی بیداری نے اس خطرناک منصوبہ کو خاک میں ملا دیا، اور روز شہادت حضرت زہراء(س) کو عاشوراء قرار دے کر لوگوں کو عزاداری و مجالس عزا برپا کرنے کی دعوت دے کر اس بات کا اعلان کیا کہ اگر ہم اس زمانے میں نہیں تھے اور اہلبیت(ع) پر ہونے والے مظالم

کا دفاع نہیں کر سکے تو آج عزاداری، سینہ زنی اور جلوس عزا نکال کر، حضرت زہراء(س) کی مظلومیت کو فراموش نہیں ہونے دیں گے۔

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ فاضل لنکرانی(مد ظلہ) کئی سالوں سے حضرت صدیقہ کبریٰ فاطمہ زہرا(س) کی شہادت کی مناسبت پر، لوگوں کو اس روح فرسا مصیبت پر عزاداری و سوگواری کی ترغیب دلانے کے لئے پیغام صادر فرماتے تھے؛ جن کو ہم یکجا کر کے محبان و دوستداران عصمت و طہارت کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

امید ہے کہ ہماری یہ ناچیز کوشش درگاہِ احدیت میں مقبول ہو اور مظلومہ جہان اور ان کے فرزند دلبند حضرت ولی عصر(عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف) کی خوشنودی کا باعث ہو۔

پیغام 1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد وآله الطاهرين سيما الصديقة الشهيدة فاطمة الزهراء واللعن على اعدائهم اجمعين

یہ ایام عظیم المرتبت خاتون، بانوی جہان اسلام حضرت فاطمہ زہرا(س) کی شہادت کے ایام ہیں، آپ(س) کی ذات والامقام ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس کے وجود مبارک کے تمام ابعاد اہل فکر و بصیرت کے لئے ابھی تک روشن نہیں ہو سکے ہیں۔ اس کو فاطمہ کہا جاتا ہے؛ اس لئے کہ بشر اس کی حقیقی معرفت سے محروم ہے (6)۔ وہ ذات کہ جس کی ناراضگی، خدا و پیغمبر(ص) کی ناراضگی ہے، اور جس کی خوشنودی خدا و رسول(ص) کی خوشنودی ہے۔ ایسی حقیقت کہ جو فقط اہل کساء کا مرکز (8) ہی نہیں بلکہ آیہ تطہیر میں بھی اسی کو مرکزیت حاصل (9) ہے اور اسی مبارک وجود کو ارادہ الہی کا واسطہ قرار دیا گیا ہے۔

ہم لوگوں کے لئے کہ جن کو بانوی اسلام اور ان کی اولاد طاہرہ کی پیروی کاشرف حاصل ہے، حالات کے مد نظر آپ(س) کے افکار و دستورات سے آشنائی بیحد ضروری ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ وظائف کی انجام دہی میں ہم سے کوتاہی ہو جائے۔ ہمارے محترم علماء و خطباء مجالس عزا کو اعلیٰ پیمانے پر منعقد کرنے کے علاوہ اس کے علمی و معنوی پہلوؤں پر خاص توجہ دیں، اور بحمد اللہ چونکہ مکتب تشیع استدلال و منطق کا مکتب ہے لہذا صاحبان تدبر و انصاف آسانی سے اس طرف مائل ہو جائیں گے۔

آج دشمن اچھی طرح سمجھ چکا ہے کہ اس قوم پر قابو پانے کے لئے اور اس پر مسلط ہونے کے لئے اس کے ایمان و اعتقادات کی لو کو کم کرنا پڑیگا لہذا کبھی سید الشهداء(ع) پر گریہ و عزاداری کو بیہودہ کاموں سے تعبیر کرتا ہے اور کبھی حضرت فاطمہ زہراء(س) کی شہادت پر شبہات ایجاد کرتا ہے؛ جب کہ آپ(س) کی شہادت تاریخ اسلام کے حقائق اور مسلمات میں سے ہے۔

دشمن اپنے زعم ناقص میں حضرت(س) کی شہادت میں شبہ تو پیدا کر سکتا ہے لیکن رسول خدا(ص) کے بعد آپ(س) پر ہونے والے مظالم و مصائب (10) کا ہرگز انکار نہیں کر سکتا؛ آپ کا جوانی میں دنیا سے رخصت ہونا (11)، مسجد النبی(ص) میں آپ(س) کا مستدل و شعلہ بیان خطبہ (12)، روز و شب کی آہ و بکا (13) اور حریم ولایت کا مستحکم دفاع (14)، آپ(س) کی مظلومیت کی روشن دلیلیں ہیں، لہذا آپ(س) کے شوہر نامدار

اور جہان اسلام آج بھی آپ(س) کی مظلومیت پر عزادار وسوگوار ہیں۔

ان ایام سے والہانہ لگاؤ کے نتیجہ میں ایران کا اسلامی انقلاب وجود میں آیا اور آج اس کی بقاء بھی اس خاص توجہ کی مرہون ہے، لہذا مؤمنین اور محبان اہل بیت(ع) ایام فاطمیہ کو ہر سال، گزشتہ سال سے بہتر طریقہ سے منائیں اور اس ناگوار حادثہ کو دوسرے حوادث میں گم نہ ہونے دیں؛ خصوصاً 3/ جمادی الثانیہ کو کہ جس دن حکومت ایران نے عمومی تعطیل کا بھی اعلان کر دیا ہے، خاص اہتمام کریں اس لئے کہ شیعیت کی اصالت آپ(س) ہی کی ذات والا صفات سے وابستہ ہے، اس مقدس راہ میں قدم اٹھائیں اور بروز قیامت آپ(س) اور آپ(س) کی اولاد طاہرہ کی شفاعت و عنایت کے مستحق قرار پائیں۔

پیغام 2

بسم الله الرحمن الرحيم

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا (15); و قال رسول الله (صلى الله عليه وآله) : فاطمة بضعة مني من آذاها فقد آذاني (16)

ہم شیعوں کے لئے فخر کی بات ہے کہ ہمارے پاس ایسی شخصیت ہے کہ جو سیدہ نساء العالمین اور صاحب عصمت و طہارت ہے اور آیہ تطہیر (14) کہ جو پنج تن(ع) کے متعلق نازل ہوئی ہے (18)، کے مطابق، ارادہ الہی (ارادہ تکوینی) یہ ہے کہ وہ ہر قسم کی رجس و پلیدی اور گناہ و معصیت سے مبری ہوں اور طہارت مطلقہ سے آراستہ ہوں۔

وہ ذات کہ جو اس منزل پر فائز ہے کہ جہاں تک ہمارے ناقص افکار کی رسائی ممکن نہیں اور ہماری عقل اس کو درک کرنے سے قاصر ہے (19)۔

وہ راہ ولایت کی پہلی شہیدہ ہیں کہ جس کی فرزندگی پر ہمارے ائمہ (ع) ناز کرتے تھے (20)۔

فاطمہ وہ خاتون ہیں کہ جس نے سخت ترین مصائب و مظلومیت خصوصاً پیغمبر(ص) جیسے باپ کے دنیا سے رخصت ہونے کی مصیبت اور دشوارترین حالات کہ جس میں عام انسان بولنے تک کی قدرت نہیں رکھتا، حکام و بزرگان قوم کے مقابل ایسا خطبہ دیا (21) کہ عقلاً جس کو سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ایسے حالات اور ایسے مواقع پر ایک عورت کس طرح ایسا محکم و متقن خطبہ بیان کر سکتی ہے اور وہ بھی توحید، نبوت و امامت سے متعلق ایسے مطالب اور ساتھ ہی ساتھ ان لوگوں کی سرزنش جنہوں نے دنیا کی راحت اور عیش و عشرت کے الہی فریضہ کو ترک کر دیا اور ظالم کے ظلم کے مقابلے میں تماشائی بنے رہے۔

بصد افسوس اس بات کا اعتراف کرنا چاہئے کہ چودہ سو سالوں کے گزر جانے کے بعد آج بھی ہم اس بے مثل گوہر کو نہیں پہچان سکے ہیں اور اس سے زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ بعض کی جہالت اور نادانی یا نفس پرستی اس بات کا باعث بنی کہ انہوں نے آپ(س) کے مقام و منزلت ہی کو مورد شک و تردید کی نگاہوں سے دیکھنا شروع کر دیا۔

یہ حقیقت ہے کہ ایک معمولی انسان کے لئے یہ سمجھنا دشوار ہے کہ ایک عورت اس مقام و منزلت کی حامل ہو کہ اس کی مرضی خدا کی مرضی کا محور بن جائے (22)۔

ایک مدت سے بہت سے تعصب آمیز مطالب حضرت زہرا(س) کے بارے میں لکھے جا رہے ہیں جن کو سن کر اور

پڑھ کر ہر حقیقت پسند انسان کا دل خون ہو جاتا ہے ۔ سچ ہے کہ امام خمینی (رہ) نے وحدت اسلامی کی بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے ؛ لیکن امام خمینی (رہ) کا مطلب یہ نہیں تھا کہ شیعہ اپنے بنیادی اعتقاد سے بھی دستبردار ہو جائیں اور حضرت زہرا(س) کے متعلق جھوٹی اور غلط باتوں کے سامنے خاموش تماشائی بنے رہیں؛ بلکہ امام خمینی (رہ) کی مراد یہ تھی مسلمان عالم استکبار کے مقابلے میں متحد رہیں تاکہ دشمن اسلام میں رخنہ ایجاد نہ کر سکے ۔

لہذا شیعوں پر فرض ہے کہ 3 جمادی الثانیہ جو صحیح روایات (23) کی بنیاد پر حضرت زہرا(س) کی شہادت کی تاریخ ہے اور اسلامی جمہوریہ ایران کی جانب سے عمومی تعطیل کا اعلان بھی کیا گیا ہے ، جتنا ممکن ہو اعلیٰ پیمانے پر مجلسیں برپا کریں اور سڑکوں پر جلوس نکالیں تاکہ آنحضرت(س) کا کچھ حق ادا ہو سکے ۔ ظاہر ہے کہ اس امر سے بے توجہی کا نتیجہ بہت برا ہوگا۔

والسلام علی جمیع عباد اللہ الصالحین

محمد فاضل لنکرانی

9 اگست 2002 عیسوی

پیغام 3

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا . (24) قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): فاطمة بضعة مّتي يؤذيني ما آذاها (25)

سال گزشتہ جو اطلاعیہ حضرت زہرا(س) کی شہادت کی مناسبت سے آپ کی خدمت میں پیش ہوا اس سے پیوستہ اس سال بھی آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ حضرت زہرا(س) جنہوں نے ولایت کی راہ میں سب سے پہلے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا، ان کی یاد منانا ولایت علی(ع) کی بیعت کے مترادف ہے، جس کے ذریعہ خداوند عالم نے دین کو مکمل کیا اور نعمتوں کو منزل اتمام تک پہنچایا(26)۔ وہ فاطمہ(س) کہ جس کی مرضی پیغمبر اکرم(ص) کی مرضی ہے اور پیغمبر(ص) کی مرضی خدا کی رضا ہے، جس کا غضب پیغمبر(ص) کا غضب اور پیغمبر کا غضب خدا کا غضب ہے (27)۔ وہ فاطمہ(س) جس کی مادری پر ہمارے ائمہ(ع)، جو عالم انسانیت کے کامل ترین افراد ہیں، فخر کرتے ہیں (28)۔ وہ فاطمہ(س) جس نے اپنی مختصر سی حیات (29) میں ہی شیعیت کو ہمیشہ کے لئے بقا عطا کیا۔ وہ فاطمہ(س) جس کے روشن و جلی خطبہ (30) نے چاہنے والوں اور دشمنوں کو انکشت بدندان کر دیا۔ وہ فاطمہ جس نے اپنے پدر بزرگوار کی موت کی عظیم ترین مصیبت اور اپنے شوہر نامدار کی مظلومیت کو، اپنے نالہ وشیون (31) سے تمام لوگوں کو آگاہ کیا، اور آج بھی وہ اندوہ ناک آواز مدینہ کی گلیوں گونج رہی ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ دین کے حقیقی معارف آپ(س) کی اولاد طاہرہ کے ذریعہ ہی ہم تک پہنچے، ایسے معارف جو عقل سلیم کے مطابق اور ہر زمانے کے ساتھ سازگار ہیں، ایسے جامع معارف جو بشریت کی تمام حوائج کی جواب گو ہیں۔ آپ اور آپ(س) کی اولاد کے مکتب سے تمسک کے نتیجہ میں ہی ملت ایران کو عزت و استقلال نصیب ہوا۔

اسی لئے اسلام کے سخت ترین دشمن اس نتیجہ پر پہنچے کہ اگر اس قوم کو مٹانا ہے تو ان سے فاطمیہ، عاشورا اور شعبان و رمضان چھین لیا جائے۔ اس وقت اپنے ناپاک ارادوں کو جامہ عمل پہنایا جا سکتا ہے۔ یہاں پر دوبارہ یادآوری ضروری ہے کہ ایام عزا کا احترام اور مجالس عزا کا انعقاد امام خمینی(رہ) کا وطیرہ تھا۔ اور اس عمل کا وحدت اسلامی کے مسئلہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

جس وحدت اسلامی کی امام خمینی(رہ) اور آیتہ اللہ بروجردی(رہ) تاکید فرماتے تھے اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ شیعہ اپنے مسلم عقائد سے دستبردار ہو جائیں یا اس کو فراموش کر دیں، بلکہ وحدت اسلامی سے مراد تمام مسلمانوں کا عالمی استعمار کے خلاف متحد رہنا ہے جس کا خیال یہ ہے کہ قدرت اور طاقت صرف اس کے پاس ہے اور صہیونیوں کے اشارے پر اسلام کی بنیادوں کو نابود کرنے کی سوچ رہے ہیں۔

لہذا تمام شیعوں پر ضروری ہے کہ 3 جمادی الثانیہ جس دن اسلامی جمہوریہ میں تعطیل کا بھی اعلان کیا گیا ہے، مجالس منعقد کریں اور سڑکوں پر جلوس نکالیں تاکہ آنحضرت کے حقوق کا ایک تھوڑا سا حصہ ادا کر سکیں۔

(یریدون لیطفئوا نوراللہ بافواہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون) (32) نور الہی ہمیشہ روشن ہے اور جن کے دل تعصب سے خالی ہیں وہ ہمیشہ اس نور سے اپنے دل کو روشنی پہنچایا کرتے ہیں۔

پیغام 4

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا (33). قال رسول الله (صلى الله عليه وآله): فاطمة بضعة مني يؤذيها ما آذاها (34)

یہ ایام عصمت کبریٰ حضرت فاطمہ زہرا(س) کی شہادت کے ایام ہیں، وہ پاک اور مقدس ذات جو ام ابیہا بھی ہے اور ائمہ معصومین (علیہم السلام) کی ماں بھی ہے (35)

وہ حقیقت جو پنجن کا مرکز ہے اور خلقت کا عظیم راز ہے جس کو بشریت تو کیا ان کے چاہنے والے بھی نہیں پہچان سکے ہیں۔ وہ انسیہ (36) جس کی نورانی حقیقت جہالت اور ظلم و عناد کی تاریکیوں میں گم ہو گئی اور قیامت تک آشکار نہ ہو سکے گی۔

شیعہ ہی کیا تمام انسانیت اور ملائکہ ان کے وجود پر فخر کرتے ہیں، خداوند عالم کا یہ عظیم تحفہ، یہ کوثر (37) جو دین پیغمبر(ص) کی بقاء کا ذریعہ بنا اور جس کے فرزند عالم بشریت کے علوم و کمالات کا سرچشمہ قرار پائے۔

اگر حضرت زہرا(س) کا وجود نہ ہوتا اور یہ گرانمایہ گوہر عالم وجود میں ظہور پذیر نہ ہوتا تو نہ جانے کتنی تاریکی اس عالم امکان میں ہوتی؟! آیہ مودت (38) کے حکم کے مطابق تمام انسانوں پر واجب ہے کہ دین اسلام کی ہدایت کے بدلے پیغمبر اسلام(ص) کے اقرباء اور ان کے اہل بیت(علیہم السلام) سے محبت و مودت رکھیں اور اقرباء میں سب سے بارز شخصیت حضرت زہرا(س) کی ہے (39)۔

اور یہ مودت کا فریضہ ہر زمانے میں ہر انسان کے لئے ہے فقط ان کے زمانے والوں سے مخصوص نہیں ہے۔ حضرت زہرا(س) کی مودت کا تقاضا یہ ہے کہ ان کی یاد کو زندہ رکھا جائے اور ان کے وجود نازنین پر ہونے والی

مصیبتوں (40) کو بیان کیا جائے۔

ہم کبھی ان مصیبتوں کو فراموش نہیں کر سکتے، تاریخ شاہد ہے کہ مختصر سی عمر (41) میں آپ پر کتنے مصائب ڈھائے گئے کہ مولیٰ الموحدين حضرت علی(ع) نے آپ کی شہادت کے بعد فرمایا: میرا غم دائمی اور ابدی ہے جو کبھی بھی ختم ہونے والا نہیں ہے (42)۔

کیا مولائے کائنات کے ان الفاظ کے بعد کوئی شیعہ، کوئی پیغمبر(ص) کا امتی اس غم کو فراموش کر سکتا ہے، اور اس سے کریز کر سکتا ہے؟

لہذا تمام محبان اہل بیت(ع) پر ضروری ہے کہ 3/جمادی الثانیہ بروز بدھ صحیح روایات کے مطابق (43) حضرت زہرا(س) کی شہادت کی تاریخ ہے اور بحمد للہ اسلامی جمہوریہ ایران میں تعطیل بھی ہے لہذا بہتر سے بہتر طریقہ سے عزاداری، ماتم اور جلوس وغیرہ کے ذریعہ اس امر کو زندہ کریں اور آنحضرت سے محبت کا اظہار کریں شاید اس طرح ان کے حقوق کا ایک چھوٹا حصہ ادا کر سکیں۔

پیغام 5

بسم اللہ الرحمن الرحیم

«السلام علیک یا ایتھا الصدیقة الشہیدۃ (44)»

سیدہٗ نساء العالمین حضرت زہرا (س) کی شہادت کے ایام قریب ہیں۔

وہ ذات جس پر خداوند عالم کو فخر ہے (45)، جو قلب رسول خدا(ص) کی ٹھنڈک (46)، امیر المومنین علی(ع) کی ہمسر اور معصوم اماموں کی ماں ہے (47)۔

وہ ذات جو عالمین کے عورتوں کی سردار ہے۔ اگرچہ قرآن میں خداوند عالم نے حضرت مریم(ع) کے لئے فرمایا ہے "وإصطفاک علی نساء العالمین" (48) کہ مریم عالمین کی عورتوں میں سب سے بہتر ہیں لیکن معتبر روایات کی روشنی میں جناب مریم(ع) کے برتری کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے بغیر شوہر کے حضرت عیسیٰ کو جنم دیا لہذا دنیا میں ان کا کوئی نظیر نہیں ہے۔ لیکن حضرت زہرا علم، عصمت، طہارت اور عبودیت کی وجہ سے تمام عورتوں سے افضل ہیں (49)۔

ضروری ہے کہ تمام مسلمان 3 جمادی الثانیہ حضرت زہرا(س) کی شہادت کی مناسبت سے مجلسیں برپا کریں جلوس نکالیں اور اس دن عاشور کی طرح عزاداری منائیں۔ بحمد اللہ ادھر چند سالوں سے محبان حضرت زہرا(س) اس فریضہ کو بحسن و خوبی انجام دے رہے ہیں ہم ان کے تہ دل سے شکر گزار ہیں۔ واضح رہے کہ حضرت زہرا (س) کا احترام حقیقت میں پیغمبر اسلام(ص) کی تعظیم اور ان کا احترام ہے۔

ایران کی عظیم قوم اہلبیت(ع) کے دامن سے متمسک رہ کر (50) انقلابی میدان میں ہمیشہ اسی طرح پیش پیش رہے گی۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہماری کامیابی کا راز یہ ہے کہ ہم معصوم اماموں پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی پاک اور مقدس ذوات سے وابستہ ہیں اور حقیقی شیعیت و اسلام ناب ہی ہماری شناخت ہے۔ خداوند ہمیں اپنے کوثر یعنی حضرت فاطمہ زہرا(س) (51) کی عنایات سے زیادہ سے زیادہ بہرہ مند فرمائے۔

۱۔ یہ روایت مختلف عبارات میں نقل ہوئی ہے کہ جن میں سے بعض کے مصادر کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے:

1 _ «فاطمة بضعة مني، من آذاها فقد آذاني»: فضائل اهل البيت (عليهم السلام): 240 ح 375، المستدرک علی الصحیحین 3:173 ح 4750، السنن الکبریٰ بیہقی 15:276 ح 21460، کنز العمال 12:111 ح 34241، کتاب سلیم بن قیس 2:869 ح 48، شرح الاخبار 3:30 ح 970، امالی صدوق: 165 ح 163 با اضافہ ای، کفایۃ الاثر: 65، دلائل الامامة: 135 ح 43، تفسیر روض الجنان و روح الجنان 4:318، مناقب ابن شہر آشوب 3:332، کشف الغمۃ 2:92 - 93، بحار الانوار 43:39 ح 40 و ص 54 ح 48 و ص 76 ح 63 و ص 80 ح 68، احقاق الحق 10:209 - 211 و ج 19:77، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 1:150 و ج 2:1050 .

2 _ «فاطمة بضعة مني، يؤذيني ما آذاها»، فضائل اهل البيت (عليهم السلام): 241 ح 378، صحیح مسلم 4:1512 ح 94/2449، سنن ترمذی 5:698 ح 3878، اور اس کے بعد یہ جملہ نقل ہوا ہے «وينصبنی ما انصبها»، المستدرک علی الصحیحین 3:173 ح 4751، اور اسی طرح اس کے ضمن میں یہ جملہ بھی منقول ہے «وينصبنی ما انصبها»، التفسیر الکبیر فخر رازی 9:595، تفسیر غرائب القرآن 6:74، کنز العمال 12:107 ح 34215، اور اسی طرح اس کے ضمن میں یہ جملہ بھی منقول ہے «وينصبنی ما انصبها»، معانی الاخبار: 303 ح 1 و 2. اعلام الوری 1:294، بحار الانوار 43:26 ح 26 اور اس کے بعد یہ جملہ منقول ہے «ويسرتی ما سرتها...»، احقاق الحق 10:209 - 210، و ج 19:78، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 1:145 ح 8 - 11، مسند فاطمة (علیہا السلام) عطاردی: 336 ح 7 .

3 _ «فاطمة بضعة مني، يربيني ما رابها (ارابها) ويؤذيني ما آذاها»: فضائل اهل البيت (عليهم السلام): 242 ح 379، صحیح بخاری 6:193 ح 5230، صحیح مسلم 4:1512 ح 93/2449، سنن ترمذی 5:698 ح 3876، حلیۃ الاولیاء 2:40، اسد الغابۃ 6:225 رقم 7175، مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی 1:53، ذخائر العقبی: 37 - 38، تهذيب الكمال 22:388 رقم 8488، سير اعلام النبلاء 3:425 رقم 114، البداية والنهاية 6:326، کنز العمال 12:112 ح 34243، شرح الاخبار 3:60 ح 981، مناقب ابن شہر آشوب 3:332، بحار الانوار 43:39 ح 40، احقاق الحق 10:190 - 199، و ج 19:83-84، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 1:145 و 150، مسند فاطمة (علیہا السلام) عطاردی: 336 ح 8 .

4 _ «فاطمة بضعة مني، فمن اغضبها اغضبني»: صحیح بخاری 4:252 ح 3714 و ص 264 ح 3767، کنز العمال 12:108 ح 34222، جامع الاحادیث 6:258 ح 14724، شرح الاخبار 3:31 ح 972 و ص 61 ح 983، مناقب ابن شہر آشوب 3:332، بحار الانوار 43:39 ح 40، احقاق الحق 10:206 - 208، و ج 19:87 - 90، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 1:150، مسند فاطمة (علیہا السلام) عطاردی: 334 ح 3 و ص 335 ح 6

البتہ یہ روایت اور بہت سی تعبیرات میں وارد ہوئی ہے کہ تقریباً 3 ہ موارد کو ملاحظہ کیا گیا کہ جو حدیث کی کتابوں میں موجود ہیں لیکن اختصار کی وجہ سے تمام کو ذکر کرنے سے قاصر ہیں، محقق کی سہولت کے لئے ذیل میں فقط کتابوں کے نام کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے۔

صحیح مسلم 4:1512 - 1513 ح 94 - 96/2449، صحیح بخاری 4:255 ح 3729، فضائل اہل البيت (علیہم السلام): 240 - 249 ح 374 - 378، الجامع الكبير ترمذی 6:173 ح 3868، المستدرک علی الصحیحین 3:172 - 173 ح 4747 و 4749، حلیۃ الاولیاء 2:40 - 41، و ج 3: 206، السنن الکبریٰ بیہقی 10:206 ح 13680، مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی 1: 53 - 54، 60، 62، مناقب خوارزمی: 353 ح 364، ذخائر العقبی: 37 - 38، سیر اعلام النبلاء 3: 428، 433 رقم 114، مجمع الزوائد 9: 203، کنز العمال 12: 106 - 114، و ج 13: 674 ح 27726 و ص 678 ح 37735، 37736 و 37737، جامع الاحادیث 6: 258 ح 14724 و 14725، قرب الاسناد: 112 ح 389، شرح الاخبار 3: 64 ح 987، علل الشرائع 1: 220 ب 149 ح 2، امالی صدوق: 165 ح 163 و ص 175 ح 178 و ص 575 ح 787، کفایۃ الاثر: 64، امالی مفید: 260، امالی طوسی: 24 ح 30، تلخیص الشافی 3: 122، روضة الواعظین: 150، مناقب ابن شہر آشوب 3: 332، 3، کشف الغمۃ 2: 92 - 93، بحار الانوار 80: 43 - 80، اثبات الہدایۃ 1: 538 ح 166، احقاق الحق 10: 187 - 228 و ج 19: 76 - 93، عوالم العلوم فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام) 1: 143 - 152، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی: 136 ح 67 و 68 و ص 145 ح 1 و ص 147 ح 4 و ص 163 ح 27 و ص 333 - 337 ح 1، 2، 4، 5، 9 - 11 و ص 357 - 358 ح 1 - 4 .

2. اس کے منابع حاشیہ 35 میں مذکور ہیں

3. یہ روایت بھی مختلف عبارات میں وارد ہوئی ہے، چرئی اختلافات سے صرف نظر اس روایت کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، پہلا حصہ اس طرح ہے:

کان رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ) یمّر بباب فاطمة (علی) ... ویقول: الصلاة... (إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا).

اور دوسرا حصہ اس طرح:

کان النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ) یجیء الی باب فاطمة (علی) ... ویقول: السلام علیکم... (إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ...). لیکن ہم ان تعبیرات کے اختلافات سے صرف نظر، دونوں حصوں کے منابع کو ذکر کریں گے۔

پہلے حصہ کے منابع: فضائل اہل البيت (علیہم السلام): 250 ح 390 و 391، مسند احمد 4: 516 ح 13730 و ص 568 ح 14042، سنن ترمذی 5: 352 ح 3219، جامع البیان 12: 11 ح 28492 و 28494، مشکل الآثار 1: 331 ح 784، المستدرک علی الصحیحین 3: 172 ح 474، 8، شواہد التنزیل 2: 18 - 138 ح 637 - 644، 665، 667، 695، 772 و 773، مناقب خوارزمی: 60 ح 29، اسد الغابۃ 6: 226 رقم 7175، ذخائر العقبی: 24 - 25، تہذیب الکمال 21: 187 - 188 رقم 7921 و ج 22: 389 رقم 8488، سیر اعلام النبلاء 3: 434 رقم 114، البدایۃ والنهاية 8: 194، مجمع الزوائد 9: 168، 169، الدر المنثور 5: 538 و ج 6: 533 - 535، کنز العمال 13: 646 ح 632 ح 37632، فتح القدیر 4: 396 و ج 4: 280 .

امالی صدوق 208 ح 230، عیون اخبار الرضا (علیہ السلام) 1: 240، امالی مفید: 318 ح 4، الشافی فی الامامۃ 3: 136، امالی طوسی: 89 ح 138 و ص 565 ح 1174، تلخیص الشافی 2: 253، مجمع البیان 7: 59، جوامع الجامع 2: 444، تفسیر روض الجنان و روح الجنان 15: 419 - 420، متشابہ القرآن و مختلفہ 2: 63، تفسیر البرہان 3: 790 ح 7083، بحار الانوار 10: 142 ح 5، و ج 16: 203، و ج 25 - 212 و ص 237 ح 21، و ج 35: 207 ح 3 و ص

223 ح 30 و ص 227، و ج 37:36 ح 3، و ج 43:53 ح 48، و ج 72:154، و ج 82:191 - 192، و ج 86:246 ح 6، تفسير نور الثقلين 3:408 - 410 ح 186، 191، تفسير كنز الدقائق 6:343.

احقاق الحق 2:502 - 503، 515، 518، 526، 529، 531، 533، 536، و ج 3:529 - 530، و ج 9:47 - 48، 50 - 51، 55، 61 - 62، و ج 14:49، 57 - 59، 67 - 68، 79 - 81، 103، 105، عوالم العلوم فاطمة الزهراء (عليها السلام) 1:112، مسند فاطمة (عليها السلام) عطاردی: 140 ح 76 و ص 275 ح 59 و ص 277 ح 62.

دوسرے حصے کے منابع: مشکل الآثار 1:231 ح 785، شواہد التنزیل 2:46 - 83 ح 666، 694، 696 و 703، مقتل الحسين (عليه السلام) خوارزمی 1:67، مناقب خوارزمی: 60 ح 28، مجمع الزوائد 9:168 - 169، الدر المنثور 6:534 - 535.

تفسير فرات كوفي: 338 - 339 ح 461 - 463، تفسير قمی 2:67، امالی طوسی: 251 ح 447، كشف الغمة 2:83، تفسير البرهان 3:790 - 791 ح 7084 و 7086، تفسير نور الثقلين 3:408 - 410 ح 188 و 192، بحار الانوار 43:53، و ج 25:220 ح 19، و ج 35:207 ح 2 و ص 209 ح 8 و ص 213 ح 16 و ص 214 ح 18 و ص 216 ح 20، تفسير كنز الدقائق 6:342 - 343.

احقاق الحق 2:520، 526، 548، و ج 3:529، و ج 9:48 - 51، 54، 62 و 64، و ج 14:51 - 52، 67 و 79 - 82، عوالم العلوم فاطمة الزهراء (عليها السلام) 1:112، مسند فاطمة (عليها السلام) عطاردی، 268 ح 43 و ص 273 ح 53.

٢. تاريخ طبري 3:240، المستدرک على الصحيحين 3:176 ح 4761، الاستيعاب: 928 رقم 3411، مقتل الحسين (عليه السلام) خوارزمی 1:83، اسد الغابة 6:228 رقم 7175، كامل ابن اثير 2:200، سير اعلام النبلاء 3:430 - 431 رقم 114، البداية والنهاية 6:327.

اصول کافی 1:458، مصباح المتعجد: 793، دلائل الامامة: 79 ح 18 و ص 134 ح 43، كشف الغمة 2:75 و 129، مصباح كفعمی: 522، بحار الانوار 43:6 - 10 ح 16، احقاق الحق 10:11 - 12، و ج 19:175، عوالم العلوم فاطمة الزهراء (عليها السلام) 1:45 - 52 ح 1 - 24، مسند فاطمة (عليها السلام) عطاردی: 7 - 13 ح 1 - 12.

٥. صحيح بخاری 5:98 ح 4241، تاريخ طبري 3:240، المستدرک على الصحيحين 3:177 - 179 ح 4763، 4764 و 4769، حلية الاولياء 2:43، السنن الكبرى بيهقي 5:256 ح 6759 - 6761 و ص 359 ح 7030، الاستيعاب: 927 - 928 رقم 3411، مقتل الحسين (عليه السلام) خوارزمی 1:82 - 83 و 86، كامل ابن اثير 2:200، ذخائر العقبی: 53 - 54، تهذيب الكمال 23:39 رقم 8488، الجواهر النقی - در حاشیه سنن الكبرى بيهقي (ط ق) 3:396 چاپ شده، اسد الغابة 6:229 رقم 7175، شرح نهج البلاغة ابن ابی الحديد 6:46، سير اعلام النبلاء 3:430 رقم 114، البداية والنهاية 6:327، مجمع الزوائد 9:211، كنز العمال 13:686 ح 37756 و 37757.

كتاب سليم بن قيس 2:870 ح 48، اصول کافی 1:458 ح 3 و 4، شرح الاخبار 3:31 - 32 ح 971 و 972، امالی صدوق: 580 ح 797 و ص 755 ح 1018، علل الشرائع 1:218 - 223 ح 1 و 2، الخصال: 360 ح 50، امالی مفيد: 281 ح 7، الاختصاص: 5، امالی طوسی 109 ح 166 و ص 155 ح 258، رجال كشي: 6 رقم 13، دلائل الامامة: 133 ح 42 و ص 136 ذيل ح 43 و ص 137 ح 46، روضة الواعظين: 151-153، اعلام الوری 1:300، مناقب ابن شهر آشوب 3:362 - 364، اقبال الاعمال 3:161، كشف الغمة 2:100، 126 و 130، بحار الانوار 43:159 ح 8 و

ص 171 ح 11 و ص 182 - 218 ح 16، 18 - 21، 29 - 31، 34 - 37، 39 - 41، 44 و 49، احقاق الحق 10: 454 - 458، 463 - 464، 474، 478 - 481، و ج 19: 170، 175 - 178.

عوامل العلوم فاطمة الزهراء (عليها السلام) 2: 782 ح 1 و 2 و ص 1057 ح 2، 3، 7 و 8 و ص 1060 ح 2 و ص 1066 ح 13 و ص 1068 ح 3 و ص 1072 - 1083 ح 7 - 14 و ص 1083 - 1104 ح 1، 4 - 21، 24، 27، 29 - 34، 36، 38 و 40 و ص 1106 ح 1 و 2 و ص 1109 ح 1 - 3، 5 و 6 و ص 1112 ح 3 - 6، 8، 11 و 12 و ص 1119 ح 1 و 2 و ص 1121 ح 1 و 2 و ص 1125 ح 1، مسند فاطمة الزهراء (عليها السلام) عطاردي: 298 ح 1 و ص 393 - 401 ح 3، 6، 7، 10 - 13 و ص 402 - 433 ح 2، 3، 5 - 7، 11، 13، 16، 17 - 22، 30، 32، 33، 39 - 41، 46، 49، 50، 52، 56، 57، 61 - 63.

٦- تفسير فرات كوفي 1: 581 ح 747، بحارالانوار 43: 65 ح 58، عوامل العلوم فاطمة الزهراء (عليها السلام) 1: 72 ح 11 و ص 99 ح 7، معجم احاديث الامام المهدي - عجل الله تعالى فرجه الشريف - 5: 502.

٤- المستدرک علی الصحيحين 3: 167 ح 4730، مقتل الحسين (عليه السلام) خوارزمي 1: 52، 60، اسد الغابة 6: 227، ذخائر العقبى: 39، تهذيب الكمال 22: 389 رقم 8488، مجمع الزوائد 9: 203، كنز العمال 12: 111 ح 34237 و ج 13: 674 ح 37725.

شرح الاخبار 3: 29، عيون اخبار الرضا (عليه السلام) 2: 42 ح 176، امالي صدوق: 427 ح 622، امالي مفيد: 95 ح 4، امالي طوسي: 427 ح 954، دلائل الامامة: 146، روضة الواعظين 1: 149، اعلام الوري 1: 294، مناقب ابن شهر آشوب 3: 325، الاحتجاج 2: 103، كشف الغمة 2: 84، 93، بحارالانوار 37: 70 ح 38، و ج 43: 19 - 51 ح 2، 4، 8، 12، 26، 43، 44، 46 و 48، احقاق الحق 10: 116 - 122 و 166، و ج 19: 54، عوامل العلوم فاطمة الزهراء (عليها السلام) 1: 151 ح 26 و ص 152 - 157 ح 31 - 34 و 37 و ص 171 - 172 ح 1، مسند فاطمه (عليها السلام) عطاردي: 353 - 356 ح 1 - 9 و ص 432 ح 63.

٨ و ٩. فضائل اهل البيت (عليهم السلام): 79 ح 102 و ص 89 - 90 ح 119 - 121 و ص 137 ح 201 و ص 183 ح 273 و ص 195 ح 293 و ص 197 ح 295 و ص 250 ح 390 و 391 و ص 286 ح 454، مسند احمد 1: 709 ح 3062، و ج 4: 516 ح 13730 و ص 568 ح 14042، و ج 6: 45 ح 16985، و ج 10: 177 ح 26570 و ص 187 ح 26612، سنن ترمذي 5: 351 - 352 ح 3218 و 3219 و ص 663 ح 3796، جامع البيان 12: 10 - 14 ح 28488 - 28506، مشكل الآثار 1: 227 - 231 ح 770 - 785، مقاتل الطالبين: 52، المعجم الكبير 3: 52 - 57 ح 2662 - 2675، و ج 22: 66 ح 159 و 160، المستدرک علی الصحيحين 3: 158 - 160 ح 4705 - 4709 و ص 172 ح 4748، شواهد التنزيل 2: 18 - 140 ح 637 - 774، مناقب خوارزمي: 60 - 63 ح 28 - 32، اسد الغابة 6: 226 رقم 7175، ذخائر العقبى: 21 - 25، تهذيب الكمال: 21 - 187 رقم 7921 و ج 22: 389 رقم 8488، سير اعلام النبلاء 3: 427، 434 رقم 114، مجمع الزوائد 9: 166 - 169، الدر المنثور 5: 538 و ج 6: 531 - 535، كنز العمال 13: 644 - 646 ح 37628، 37629، 37632، فتح القدير 3: 396 و ج 4: 278 - 280.

مقتل الحسين (عليه السلام) ابن اعثم كوفي: 168، تفسير فرات كوفي: 332 -

342 ح 451 - 466، تفسير القمي 2: 67، 193 - 194، امالي صدوق:

208 ح 230 و ص 230 ح 242 و ص 559 ح 746 و 747 و ص 616

ح 843، عیون اخبار الرضا (علیہ السلام) 1: 229 و 240، الشافی فی الامامة 3 :

133 - 136، تلخیص الشافی : 241 ، 250 - 253، امالی طوسی: 89 ح

138 و ص 248 ح 438 و ص 251 ح 447 و ص 263 ح 482 و ص

368 ح 783 و ص 549 ح 1168 و ص 565 ح 1174 و ص 599 ح 1243

و ص 608 ح 1254 ، جوامع الجامع 2: 444، مجمع البیان 7: 59 و ج

8: 137 - 138، تفسیر روض الجنان و روح الجنان 22: 417 - 420، متشابہ القرآن ومختلفہ 2: 62 - 63، تاویل

الآیات: 448 - 451، تفسیر البرہان

3: 790 - 791 ح 7083، 7084، 7086، و ج 4: 442 - 470 ح 8583 -

8644، بحار الانوار 25: 212 - 249، و ج 35: 206 - 236، تفسیر نور

الثقلین 3: 408 - 410 ح 186، 188، 191 و 192، و ج 4: 270 - 277 ح 84 - 109، تفسیر کنز الدقائق 6: 341 -

343، و ج 8: 155 - 162، احقاق الحق 2: 502 - 558 .

10. 1. پ (س) پر ہونے والے بعض مظالم یہ ہیں، شہزادی کے گھر پر حملہ کر کے اس کو نذر آتش کرنا، آ پ کو

مولائے متقیان کو گھر سے باہر نکالنے پر مجبور کرنا اور آ پ کے ساتھ زد خورد سے پیش آنا، آ پ کو آ پ کی

میراث سے محروم کرنا و.... کہ جن میں سے بعض کے منابع کو بیان کیا جا رہا ہے۔

مسند احمد 1: 19 ح 9 و ص 20 ح 14، صحیح بخاری 4: 252 ح 3711 و 3712، سنن ابی داؤد 3: 245 - 255

ح 2963 - 2977، تاریخ طبری 3: 207 - 208، السنن الکبریٰ بیہقی 9: 428 - 441 ح 12998 - 13015، تاریخ

یعقوبی 2: 126، شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید 2: 21 - 61، و ج 6: 5 - 12 و ص 46 - 52، و ج 16: 274، و ج

17: 168، لسان المیزان 4: 707 رقم 5752، کنز العمال 5: 585 - 637 ح 14040، 14045، 14069، 14070،

14071، 14097، 14101، 14108، 14113، 14120، 14121.

کتاب سلیم بن قیس 2: 583 - 588 ح 4 و ص 672 - 695 ح 13 و 14 و ص 862 - 873 ح 48 و ص 905 - 908

ح 61، تفسیر عیاشی 2: 66 ح 76، الکافی 8: 237 - 238 ح 320، الاختصاص: 183 - 187، امالی مفید: 40 ح 8 و

ص 49 ح 9 و ص 95 ح 5 و ص 125 ح 3، دلائل الامامة: 109 - 129، الاحتجاج 1: 105 - 149، کشف الغمۃ 2:

100 - 122، بحار الانوار 28: 37 - 412، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 2: 545 - 697، مسند فاطمة

(علیہا السلام) عطاردی: 358 - 389 ح 1 - 19 و 1 - 24 .

11. اس کے منابع حاشیہ ۴ میں مذکور ہیں۔

12. مقتل الحسين (علیہ السلام) خوارزمی 1: 77 - 78، شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید 16: 211 - 213 .

شرح الاخبار 3: 34 - 40 ح 974، الشافی فی الامامة 4: 69 - 77، دلائل الامامة: 109 - 119، الاحتجاج 1: 131 -

141، کشف الغمۃ 2: 105 - 118، بحار الانوار 29: 215 بہ بعد، احقاق الحق 10: 296 - 305، و ج 19: 163 - 167،

عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 2: 652 - 692، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی: 557 - 575 ح

6 و 7

13. المستدرک علی الصحیحین 3: 177 - 178 ح 4763، حلیۃ الاولیاء 2: 43، مقتل الحسين (علیہ السلام)

خوارزمی 1: 80 و 82، اسد الغابۃ 6: 228 رقم 7175، ذخائر العقبی: 53، تہذیب الکمال 22: 389 رقم 8488،

الكافي 4: 561 ح 4، الخصال 1: 27 ح 15، روضة الواعظین 1: 150، مناقب ابن شهرآشوب 3: 322، 341 و 362، كشف الغمة 2: 124، بحارالانوار 43: 35 ح 39 و ص 155 ح 1 و ص 173 - 200 ح 13، 15، 16، 24، 30، احقاق الحق 10: 438، 459 - 462 و 474، عوالم العلوم فاطمة الزهراء (عليها السلام) 2: 783 ح 7 و ص 788 - 790 ح 18، 19، 23، 25 و 26 و ص 800 ح 3 و ص 1080 ح 13 و ص 1106 ح 1 و 2، مسند فاطمه (عليها السلام) عطاردي: 50 ح 18 و ص 342 ح 1 و ص 404 - 429 ح 4، 16، 31، 53 و 55 .

11. دفاع کے مواقع میں سے ایک موقع، مسجد النبی(ص) میں 1 پ کا خطبہ دینا ہے، اور دفاع کا دوسرا موقع وہ ہے کہ جب 1 پ کے گھر پر حملہ کیا گیا اور 1 گ لگائی گئی اور 1 پ کے ساتھ زد و خورد کیا گیا اور حضرت علی(ع) کو بیعت کے لئے مجبور کیا گیا و... کہ جن میں سے بعض کے منابع کو ہم یہاں بیان کر رہے ہیں:

تاریخ طبری 3: 202، تاریخ یعقوبی 2: 126، شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید 2: 21، 45، 50، 56 - 57، و ج 6: 46 - 52، لسان المیزان 4: 707 رقم 5752، کنز العمال 5: 632 ح 14113 .

کتاب سلیم بن قیس 2: 583 - 588 ح 4 و ص 672 - 674 ح 13 و ص 862 - 865 ح 48، تفسیر عیاشی 2: 66 ح 76، الکافی 8: 237 - 238 ح 320، الاختصاص: 185 - 187، الاحتجاج 1: 105 - 114، 413 - 414، نہج الحق وکشف الصدق: 271، بحارالانوار 28: 204 ح 3 و ص 227 ح 14 و ص 322 ح 52 و ص 339 ح 59، و ج 43: 170 ح 11 و ص 197 ح 28 و 29، احقاق الحق 10: 295، عوالم العلوم فاطمة الزهراء (عليها السلام) 2: 555 - 610، مسند فاطمه (عليها السلام) عطاردي: 359 - 371 ح 1 - 19 .

15. سورہ احزاب 33 : 57 .

11. منابع حاشیہ 1 میں گزر چکے ہیں 14. المستدرک علی الصحیحین 3: 170 ح 4740، حلیۃ الاولیاء 2: 40 و 42 الاستیعاب: 926 و 927 رقم 3411، مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی 1: 54، 67 و 79، ذخائر العقبی: 43، کنز العمال 12: 110 ح 34232 و 34233

تفسیر عیاشی 1: 173 - 174، امالی صدوق: 78، ح 45 و ص 187 ح 196 و ص 374 ح 471 و ص 574 ح 787، معانی الاخبار: 107 ح 1، علل الشرائع 1: 216، الاختصاص: 37، تفسیر التبیان 2: 456، دلائل الامامة: 81 ح 20 و ص 149 ح 58 و ص 152 ح 66، روضة الواعظین 1: 149، مجمع البیان 2: 289، تفسیر روض الجنان و روح الجنان 4: 318، مناقب ابن شهرآشوب 3: 322 - 324، الاحتجاج 1: 195، تفسیر البربان 1: 618، بحارالانوار 37: 36 - 85 ح 4، 10، 13، 27، 37، 38، 48 و 52، و ج 43: 21 - 78 ح 10، 13، 19، 20، 25، 39، 40، 42، 46، 48، 60، 63 و 65، تفسیر نور الثقلین 1: 336 - 338 ح 127 - 136، تفسیر کنز الدقائق 2: 83 - 85، احقاق الحق 10: 27 - 51 و ج 19: 18 - 20 و 35 - 36، عوالم العلوم فاطمة الزهراء (عليها السلام) 1: 120 - 133 ح 6 - 38، مسند فاطمة (عليها السلام) عطاردي: 323 - 329 ح 1 - 14 .

18. سورہ احزاب 33 : 33

19. اس کے منابع حاشیہ 8 و 9 میں گزر چکے۔

20۔ اس کے منابع حاشیہ 6 میں گزر چکے۔

21۔ بہت سی روایات میں اس مطلب کو بیان کیا گیا ہے، ہم ان میں فقط بعض کو ذکر کریں گے:

مقتل الحسین (علیہ السلام) ابی مخنف: 117، مقاتل الطالبیین: 70، مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی: 59 و 71، شرح نہج البلاغۃ ابن ابی الحدید 6: 49 - 50 .

تفسیر فرات کوفی: 246 ح 331 - 333، مقتل الحسین (علیہ السلام) ابن اعثم کوفی: 172، تفسیر عیاشی 2: 303 ح 120، عیون اخبار الرضا (علیہ السلام) 1: 42 ح 2، امالی مفید: 116 ح 9، ارشاد مفید 2: 15، 97 - 98، مناقب ابن شہر آشوب 4: 36 و 51، الاحتجاج 1: 417، 419 - 420 و ج 2: 23، بحار الانوار 8: 13 ح 12، و ج 27: 204 ح 7 و ص 207 ح 15 و 16، و ج 44: 49 ح 5 و ص 90 ح 4 و ص 206 ح 2، و ج 45: 6 و 139، احقاق الحق 4: 288، و ج 9: 124 و 199 .

22۔ اس کے منابع حاشیہ 12 میں درج ہیں -

23۔ المستدرک علی الصحیحین 3: 167 ح 4730، اعلام الوری 1: 294، مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی 1: 52 و 60، اسد الغابۃ 6: 227، ذخائر العقبی: 39، تہذیب الکمال 22: 389 رقم 8488، مجمع الزوائد 9: 203، کنز العمال 12: 111 ح 34237، و ج 13: 674 ح 37725 .

شرح الاخبار 3: 29، امالی صدوق: 427 ح 622، عیون اخبار الرضا (علیہ السلام) 2: 42 ح 176، امالی مفید: 95 ح 4، امالی طوسی: 427 ح 954، دلائل الامامة: 146، روضة الواعظین 1: 149، مناقب ابن شہر آشوب 3: 325، الاحتجاج 2: 103، کشف الغمۃ 2: 84، 93، بحار الانوار 37: 70 ح 38، و ج 43: 19 - 51 ح 2، 4، 8، 12، 26، 43، 44، 46، 48، احقاق الحق 10: 116 - 122، و ج 19: 54، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 1: 151 ح 26 و ص 152 - 157 ح 31 - 34 و 37، مسند فاطمة (علیہا السلام) عطاردی: 353 - 356 ح 1 - 9 و ص 432 ح 63 .

24۔ حضرت فاطمہ زہرا (س) کی شہادت کی تاریخ کے سلسلہ میں مختلف نظریات ہیں کہ جن میں سے بعض کے منابع کو بیان کیا جا رہا ہے:

1۔ وہ منابع کہ جن میں 1^پ کی تاریخ شہادت 3 جمادی الثانیہ، یا پیغمبر (ص) کی رحلت کے تین ماہ یا ۹۵ روز بعد، بیان کیا جاتا ہے:

تاریخ طبری 3: 240، مقاتل الطالبیین: 49، المستدرک علی الصحیحین 3: 177 ح 4761، دلائل النبوة بیہقی 6: 365، الاستیعاب: 926 و 928 رقم 3411، مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی 1: 83، اسد الغابۃ 6: 228 رقم 7175، کامل ابن اثیر 2: 200، تہذیب الکمال 22: 389 - 390 رقم 8488، سیر اعلام النبلاء 3: 430 رقم 114، البداية والنهاية 6: 327، مجمع الزوائد 9: 212 .

مصباح المتہجد: 793، دلائل الامامة: 79 ح 18 و ص 134 ح 43، اعلام الوری 1: 300، اقبال الاعمال 3: 161،

کشف الغمة 2: 128، مصباح کفعمی: 522، بحار الانوار 43: 9 ح 16 و ص 170 ح 11 و ص 188 ح 19 و ص 196 ح 26 و ص 213 ح 44 - 46، احقاق الحق 10: 460 - 462، و ج 19: 176، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 2: 784 ح 8 و ص 787 - 799 ح 17، 19، 21، 27، 31 - 33، 35، 36، 39، 40 و ص 1089 ح 5، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطار دی 415 ح 24 و ص 419 ح 34 و ص 424 ح 45، و ص 427 ح 51 و ص 428 ح 54 و ص 431 ح 61 و ص 432 ح 63 .

2۔ وہ منابع کہ جن میں 1^ا پ کی شہادت کو پیغمبر (ص) کی رحلت کے 2، 3، 4، 5 روز بعد، بتایا گیا ہے:

مروج الذهب 2: 282، الاستیعاب: 926 و 928 رقم 3411، اسد الغابة 6: 228 رقم 7175، ذخائر العقبی: 52، تہذیب الکمال 22: 390 رقم 8488، البداية والنهاية 6: 327، مجمع الزوائد 9: 165 - 166.

کافی 1: 241 ح 5 و ص 458 ح 1، و ج 4: 561 ح 4، شرح الاخبار 3: 33 ح 973، کفایۃ الاثر: 65، دلائل الامامة: 79 ح 18 و ص 134 ح 43، روضة الواعظین 1: 143، مناقب ابن شہر آشوب 3: 357، کشف الغمة 2: 129، بحار الانوار 43: 7 ح 8 - 10 و ص 9 ح 16 و ص 79 ح 67 و ص 156 ح 3 و ص 180 ح 16 و ص 195 ح 22 و 24 و ص 212 ح 41، احقاق الحق 10: 461 - 462، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 1: 514 ح 3، و ج 2: 548 ح 4 و ص 788 - 797 ح 22، 24، 27، 29 و ص 1115 ح 12، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطار دی: 133 ح 59 و ص 401 - 418 ح 1، 4، 15 و 33 .

3۔ وہ منابع کہ جن میں 1^ا پ کی شہادت کو پیغمبر (ص) کی رحلت کے 3، 4، 5 روز بعد، بتایا گیا ہے:

مروج الذهب 2: 282، مقاتل الطالبیین: 49، مقتل الحسين (علیہ السلام) خوارزمی 1: 85، ذخائر العقبی: 52 . کتاب سلیم بن قیس 2: 870 ح 48، مناقب ابن شہر آشوب 3: 357 و 362، کشف الغمة 2: 126، بحار الانوار 43: 7 ح 8 و ص 180 ح 16 و ص 191 ح 20 و ص 199 ح 29 و ص 212 ح 41 و ص 215 ح 45، عوالم العلوم فاطمہ الزہراء (علیہا السلام) 2: 548 ح 5 و ص 783 ح 6 و ص 786 ح 12 و ص 798 ح 32 و ص 1080 ح 13 و 14 و ص 1091 ح 6 و ص 1094 ح 10 و ص 1105 ح 5، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطار دی: 400 - 427 ح 11، 15، 39 و 51.

4۔ وہ منابع کہ جن میں 1^ا پ کی شہادت کو پیغمبر (ص) کی رحلت کے 100 روز بعد، بتایا گیا ہے:

الاستیعاب: 928 الرقم 3411، مقتل الحسين (علیہ السلام) خوارزمی 1: 83، ذخائر العقبی: 52، تہذیب الکمال 22: 390 رقم 8488.

کشف الغمة 2: 129، بحار الانوار 43: 213 ح 44، احقاق الحق 10: 461، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 2: 796 و 797 ح 27 و 31، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطار دی: 419 ح 34 و ص 433 ح 63 .

5۔ وہ منابع کہ جن میں 1^ا پ کی شہادت کو پیغمبر (ص) کی رحلت کے دو ماہ بعد، بتایا گیا ہے:

المستدرک علی الصحیحین 3 : 178 ح 4766 و 4767، دلائل النبوة
بیہقی 6: 365، مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی 1: 83، تہذیب الکمال
22: 390 رقم 8488، سیر اعلام النبلاء 3: 430 رقم 114، البداية والنهاية
6: 327.

مصباح الانوار: 259، بحارالانوار 43: 213 ح 44 و ص 217 ح 49 و ج 81: 233 ح 8، احقاق الحق 19: 176، عوالم
العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 2: 782 ح 4 و ص 785 ح 9 و ص 797 ح 31، مسند فاطمہ (علیہا السلام
(عطاردی: 419 ح 34 و ص 430 ح 59 و 60 .

1۔ وہ منابع کہ جن میں 1 پ کی شہادت کو پیغمبر(ص) کی رحلت کے ۴ ماہ بعد، بتایا گیا ہے:

اعلام الوری 1: 300، مناقب ابن شہر آشوب 3: 357، بحارالانوار 43: 180 ح 16 ، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام)
2: 788 ح 20، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی 411 ح 14 و 15 .

۷۔ وہ منابع کہ جن میں 1 پ کی شہادت کو پیغمبر(ص) کی رحلت کے 6 ماہ بعد، یا 3 رمضان المبارک بتایا جاتا
ہے:

صحیح بخاری 5: 98 ح 4241، تاریخ طبری 3: 240، مقاتل الطالبیین: 49، المستدرک علی الصحیحین 3: 177 ح
4761، حلیۃ الاولیاء 2 :

43 ، دلائل النبوة بیہقی 6: 365، الاستیعاب: 926، 928 رقم 3411،
مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی 1: 80 و 83، اسد الغابة 6: 228، 229 رقم 7175، کامل ابن اثیر 2: 200،
شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید 6: 46،
ذخائر العقبی: 52، تہذیب الکمال 22: 389 - 390 رقم 8488، سیر
اعلام النبلاء 3: 430 رقم 114، البداية والنهاية 6: 325، 327، مجمع
الزوائد 9: 211 .

مناقب ابن شہر آشوب 3: 363، کشف الغمة 2: 100، 128 - 129، بحارالانوار 43: 183 ح 16 و ص 189 ح 19 و
ص 200 ح 30 و ص 214

ح 44، احقاق الحق 10: 455 - 459 و 461، و ج 19: 175 - 178، عوالم
العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 2: 782 ح 1 - 3 و ص 785 ح 10 و ص 787 -
799 ح 14، 15، 18، 27، 28، 30، 32، 37، 39 و 40 و ص 1062 ح 5 و
ص 1083 ح 1 و ص 1091 ح 6، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی: 397 ح 8
و ص 412 ح 19 و ص 415 ح 23 و 24 و ص 416 - 431 ح 28، 31، 37،
39، 46، 51 - 55 و 61 .

۸۔ وہ منابع کہ جن میں 1 پ کی شہادت کو پیغمبر(ص) کی رحلت کے ۸ ماہ بعد، بتایا گیا ہے:

مقاتل الطالبیین: 49، المستدرک علی الصحیحین 3: 177 ح 4761، دلائل النبوة بیہقی 6: 365، الاستیعاب: 926، 928 رقم 3411، مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی 1: 83، ذخائر العقبی: 52، تہذیب الکمال 22: 390 رقم 8488، البداية والنهاية، 6: 327 .

بحارالانوار 43: 213 - 215 ح 44 و 45، احقاق الحق 10: 461 - 462،
و ج 19: 175، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 2: 783 ح 5 و ص 798
ح 31، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردي: 419 ح 34 و ص 428 ح 54 و ص 433
ح 63 .

۹۔ وہ منابع کہ جن میں 1 پ کی شہادت کو 3 ربيع الثاني بتایا گیا ہے:
مناقب ابن شہر آشوب 3: 357، بحارالانوار 43: 180 ح 16، عوالم
العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 2: 797 ح 30، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردي: 411 ح 15 .

1۰۔ وہ منابع کہ جن میں 1 پ کی شہادت کو پیغمبر(ص) کی رحلت کے ۵ ماہ بعد، یا 21 رجب المرجب بیان کیا
جاتا ہے:

سير اعلام النبلاء 3: 427 رقم 114، مصباح المتہجد: 812، بحارالانوار 43: 215 ح 47، عوالم العلوم فاطمة
الزہراء (علیہا السلام) 2: 798 ح 34، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردي: 406 ح 8 .

2۵۔ سورہ احزاب 33 : 57 .

2۶۔ اس کے منابع حاشیہ 1 میں بیان ہو چکے۔

2۷۔ 1 یہ اكمال کی طرف اشارہ ہے: (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا)
سورہ مائدہ 5: 3 .

2۸۔ مائة منقبة: 126 منقبة 61، مقتل الحسین (علیہ السلام) خوارزمی 1: 60، فرائد السمطين 2: 607 ح 391،
بحار الانوار 27: 116 ح 94 ، احقاق الحق 10: 166، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 1: 171 - 172 ح
1 .

2۹۔ اس کے منابع حاشیہ 21 میں بیان ہو چکے۔

3۰۔ اس کے منابع حاشیہ ۴ میں بیان ہو چکے۔

31۔ اس کے منابع حاشیہ 12 میں بیان ہو چکے

32۔ اس کے منابع حاشیہ 1 3 میں بیان ہو چکے۔

33۔ سورہ صف 61: 8

3۵۔ اس کے منابع مقدمہ میں بیان ہوچکے ہیں۔

31۔ مقاتل الطالبيين: 46، الاستيعاب: 928 رقم 3411، مقتل الحسين (عليه السلام) خوارزمي 1 : 51 و 59، اسد الغابة 6: 223 رقم 7175، شرح نهج البلاغة ابن ابي الحديد 6: 49 - 50، تهذيب الكمال 22: 386 رقم 8488، سير اعلام النبلاء 3: 425 رقم 114، البداية والنهاية 6: 325، كنز العمال 12: 105 ح 34208 .
تفسير فرات كوفي: 246 ح 331 - 333، تفسير عياشي 2: 303 ح 120، عيون اخبار الرضا (عليه السلام) 1: 42 ح 2، كفاية الاثر: تقريباً همه آن، امالي مفيد : 116 ح 9، مناقب ابن شهرآشوب 3: 357، كشف الغمة 2: 76، بحار الانوار 8: 13 ح 12، و ج 22: 152 ح 4، و ج 27: 204 ح 7 و ص 207 ح 15 و 16، و ج 43: 16 ح 15 و ص 19 ح 19، و ج 102: 180، 200 - 201 و 220، احقاق الحق 4: 288، و ج 9: 124، 199 و 209، و ج 10: 12، 16 و 113، و ج 13: 77 و 79، و ج 19: 4 و 13، عوالم العلوم فاطمة الزهراء (عليها السلام) 1: 89 ح 2 و ص 125 ح 16 و ص 156 - 158 ح 1 و 2، و ج 2: 783 ح 7 و ص 900 - 902 و ص 1029 - 1030، مسند فاطمة (عليها السلام) عطاردی: 28 - 29 ح 28 و ص 431 ح 63 و ص 473 - 478 ح 1 - 6 .

3۷۔ تاريخ بغداد 14: 288 رقم 6725 و ذخائر العقبی: 26 و 36 و ميزان الاعتدال 1: 81 رقم 291 و لسان الميزان 1: 199 رقم 424 میں رجوع فرمائیں۔

تفسير فرات كوفي: 76 ح 49 و ص 211 ح 286 و ص 216 ح 290 و ص 321 ح 435، امالي صدوق: 175 ح 178 و ص 546 ح 728، التوحيد: 118 ح 21، علل الشرائع 1: 218 ح 2، عيون اخبار الرضا (عليه السلام) 1: 116 ح 3، معاني الاخبار: 396 ح 53، دلائل الامامة: 146 ح 52 و ص 148 ح 55، مناقب ابن شهرآشوب 3: 335، كشف الغمة 2: 85، تفسير البرهان 4: 337 ح 8319، بحار الانوار 4: 4 ح 4، و ج 8: 119 ح 6 و ص 151 ح 89 و ص 189 ح 160، و ج 18: 351 ح 61، و ج 36: 361 ح 232، و ج 37: 82 ح 49، و ج 43: 4 - 7 ح 2، 3، 5، 8، و ص 18 ح 17 و ص 43 ح 42، و ج 44: 241 ح 33، و ج 81: 112 ح 37، احقاق الحق 4: 475، و ج 10: 6، 7، 11، 16 - 18، 222 و 312، و ج 19: 5، 7 و 8، عوالم العلوم فاطمة الزهراء (عليها السلام) 1: 34 - 43 ح 1، 2، 5، 6، 9 - 11، 15، 17، 19 و 22، مسند فاطمة (عليها السلام) عطاردی: 321 - 323 .

3۸۔ التفسير الكبير فخر الرازي 11: 313، تفسير غرائب القرآن 6: 576.

جوامع الجامع 4: 547، مجمع البيان 10: 412-414، تفسير روض الجنان و روح الجنان 20: 427 - 430، عوالم العلوم فاطمة الزهراء (عليها السلام) 1: 92، الميزان في تفسير القرآن 20: 370 - 371.

3۹۔ سورہ شوری 42: 23 .

۴۰۔ فضائل اہل البيت (عليهم السلام): 179 ح 265، صحيح بخارى 6: 44 ح 4818، جامع البيان 13: 32 ح 30680، مقاتل الطالبيين: 52، المعجم الكبير 3: 47 ح 2641، المستدرک علی الصحیحین 189: 3 ح 4802، الكشف والبيان 8: 310 - 314، شواہد التنزيل 2: 189 - 196 ح 822 - 828، الکشف 4: 220، مقتل الحسين (عليه السلام) خوارزمي 1: 1، التفسير الكبير فخر رازی 9: 595، تفسير بيضاوي 5: 80، ذخائر العقبی: 25، تفسير غرائب القرآن 6: 74، مجمع الزوائد 9: 168، الفصول المهمة 1: 155، الدر المنثور 7: 300، فتح القدير 4: 537،

المحاسن: 144 - 145 ح 45 - 48 ، تفسیر فرات کوفی: 387 - 399 ،
مقتل الحسین (علیہ السلام) ابن اعثم کوفی: 167 ، قرب الاسناد: 128 ح 450 ، تفسیر قمی 2: 275 - 276 ،
کافی 1: 413 ح 7 ، و ج 8: 93 ح 66 ، جوامع الجامع 4: 48 ، مجمع البیان 9: 42 - 43 ، تفسیر روض الجنان و روح
الجنان 17: 122 - 127 ، متشابهات القرآن ومختلفه 2: 59 - 60 ، عمدة عیون صحاح الاخبار: 91 - 94 ح 38 ، 39 ،
44 ، 47 ، 59 و 66 و ص 417 ح 614 ، تاویل الآیات: 530 و 533 ، تفسیر البرہان 4: 815 - 824 ، بحار الانوار 23 -
228 ، 253 ، و ج 26: 252 ح 22 ، و ج 37: 65 ح 36 و ص 100 ح 2 ، و ج 43: 361 - 362 ح 3 و 4 ، تفسیر نور
الثقلین 4: 571 - 577 ، تفسیر کنز الدقائق 9: 255 - 273 ، احقاق الحق 3: 2 - 23 ، و ج 9: 92 - 101 ، و ج 14:
106 - 115 ، و ج 18: 336 - 338 ، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 1: 113 ، و ج 2: 572 ، 632 ، 705 ،
المیزان فی تفسیر القرآن 18: 51 - 53 ، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطار دی: 229 ح 1 .

۴۱. اس کے منابع حاشیہ 2 ۴ میں بیان ہو چکے۔

۴۲. اس کے منابع حاشیہ ۴ میں بیان ہو چکے۔

۴۳. شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید 10: 265 .

اصول کافی 1: 459 ح 3 ، شرح الاخبار 3: 70 ، امالی مفید: 282 ح 7 ، نہج البلاغہ صبحی صالح: 319 - 320 خطبہ
202 ، امالی طوسی: 109 ح 166 ، دلائل الامامة: 138 ح 46 ، روضة الواعظین 1: 152 ، مناقب ابن شہر آشوب 3:
364 ، كشف الغمة 2: 131 ، 132 ، بحار الانوار 43: 193 ح 21 و ص 211 ح 40 ، الغدير 9: 509 ، احقاق الحق 10:
481 ، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 2: 1121 - 1124 ح 1 - 3 ، مسند فاطمہ (علیہا السلام)
عطار دی: 394 ح 3 و ص 402 ح 2 .

۴۴. اس کے منابع حاشیہ ۴/1 میں بیان ہو چکے۔

۴۵. کافی 1: 458 ح 2 ، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 1: 91 ح 5 ، مسند فاطمہ (علیہا السلام)
عطار دی: 293 ح 1 .

۴۶. امالی صدوق: 176 ح 178 ، دلائل الامامة: 75 ح 13 ، بشارۃ المصطفیٰ: 182 و 307 ، مناقب ابن شہر آشوب
3: 199 ، عمدة عیون صحاح الاخبار 1: 254 ح 319 ، الفضائل ابن شاذان: 524 ح 221 ، كشف الغمة 1: 93 ، 107 ، و
ج 2: 77 ، فرائد السمطين 2: 34 ح 371 ، ارشاد القلوب دیلمی 2: 142 ، المحتضر: 109 ، بحار الانوار 27: 74 ح 1
و

ص 104 ح 74 ، و ج 28: 38 ح 1 ، و ج 39: 284 ح 69 ، و ج 43: 172 ح 13 ، احقاق الحق 9: 201 و 267 ، و ج 16:
476 ، عوالم العلوم فاطمہ الزہراء (علیہا السلام) 2: 546 ، بیت الاحزان: 47 ، مسند فاطمہ (علیہا السلام)
عطار دی: 500 - 501 ح

۴۷. مقتل الحسين (عليه السلام) خوارزمی 1: 59 اور اس میں یہ جملہ بھی ہے «بہجۃ قلبی».

امالی صدوق: 175 ح 178 و ص 575 ح 787، روضة الواعظین 1: 150، تفسیر روض الجنان و روح الجنان 4: 318، بحار الانوار 37: 85 ح 52، و ج 43: 24 ح 20 و ص 172 ح 13، احقاق الحق 4: 288، و ج 9: 199، و ج 13: 77 و 79، و ج 19: 76، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام)، 1: 129 ح 23 و ص 148 ح 18، و ج 2: 542 ح 2، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی: 147 ح 4 و ص 334 ح 2 .

۴۸. اس کے منابع حاشیہ 36 میں بیان ہو چکے۔

۴۹. سورہ آل عمران 3: 43 .

۵۰. جامع البیان 3: 339 ح 7031، حلیۃ الاولیاء 2: 42، الاستیعاب : 926، الکشاف 1: 362، مقتل الحسين (علیہ السلام) خوارزمی 1: 79، التفسیر الكبير فخر رازی 3: 218، الجامع لاحکام القرآن 4: 82، ذخائر العقبی: 44، الدر المنثور 2: 188، کنز العمال 12: 145 ح 34411، فتح القدير 1: 338 - 340.

امالی صدوق: 187 ح 196 و ص 575 ح 787، علل الشرائع 1: 216، معانی الاخبار: 107 ح 1، تفسیر القمی 1: 102، تفسیر عیاشی 1: 173 - 174، تفسیر التبیان 2: 456، دلائل الامامة: 81 ح 20 و ص 149 ح 58 و ص 152 ح 66، روضة الواعظین 1: 149، مجمع البیان 2: 289، تفسیر روض الجنان و روح الجنان 4: 318، بشارۃ المصطفی: 274 ح 89، مناقب ابن شہر آشوب 3: 322 و 359، تفسیر البرہان 1: 618، بحار الانوار 37: 85 ح 52، و ج 43: 21 - 78 ح 10، 20، 25، 40، 46، 65، تفسیر نور الثقلین 1: 336 - 338 ح 127 - 136، تفسیر کنز الدقائق 2: 83 - 85، احقاق الحق 10: 34 - 35، 38 - 39، 49 - 50، و ج 19، 18، عوالم العلوم فاطمة الزہراء (علیہا السلام) 1: 88 ح 1 و ص 128 ح 23 و ص 130 ح 28 و ص 133 ح 38 و ص 140 ح 60، مسند فاطمہ (علیہا السلام) عطاردی: 23 ح 12 و ص 147 ح 4 و ص 150 ح 10، و ص 323 ح 1 و ص 324 ح 2 .

۵1. سورہ آل عمران 3: 103، شواہد التنزیل 1: 168 - 169 ح 177 - 180، مقتل الحسين (علیہ السلام)

خوارزمی 1: 59 .

تفسیر فرات کوفی: 90-92 ح 76-70، تفسیر قمی 1: 108، تفسیر عیاشی 1: 194 ح 122 و 123، معانی الاخبار: 90 ح 1 و 2 و ص 132 ح 1، امالی طوسی : 272 ح 510، جوامع الجامع 1: 194، مجمع البیان 2: 355، تفسیر روض الجنان و روح الجنان 4: 464، مناقب ابن شہر آشوب 2: 118 و ج 3: 75 - 76، عمدة عیون صحاح الاخبار 1: 116 ح 95 و ص 350 ح 490، كشف الغمة 1: 311، تاویل الآيات الظاهرة: 122 - 123، تفسیر البرہان 1: 668 - 672 ح 1861 - 1870، بحار الانوار 24: 52 ح 5 و ص 82 - 85 ح 1 - 9، و ج 36: 15 - 21 ح 1 - 16 و ص 112 - 114 ح 60 و ص 258 ح 76 و ص 312 ح 157 و ص 317 ح 166 و ص 330 ح 188، تفسیر نور الثقلین 1: 377 - 378 ح 303 - 308، تفسیر کنز الدقائق 2: 184 - 185، احقاق الحق 3: 539 - 540، و ج 4: 285 و 288، و ج 5: 113 و 115، و ج 7: 159 - 160، و ج 9: 199 و 208، و ج 13: 77، 79 و 84، و ج 14: 384 - 386 و 521 - 522،

و ج 18: 228 - 229 و 473، و ج 20: 204 - 205، عوالم العلوم فاطمة الزهراء (عليها السلام) 1: 116 ح 2 .

52. اس کے منابع حاشیہ 38 میں بیان ہو چکے۔

فہرست منابع -

- اثبات الهداة ، للشيخ محمد بن الحسن بن علي بن محمد بن الحسين ، المعروف بالحرّ العاملي (1033-1104) المطبعة العلمية ، قم ، 1404ھ .
- الاحتجاج ، لابی منصور احمد بن علی بن ابی طالب الطبرسی (من اعلام القرن السادس) دار الأسوة ، قم ، الطبعة الثالثة ، 1422ھ .
- احقاق الحق وازہاق الباطل ، للسید الشہید ضیاء الدین القاضی نور اللہ بن شریف الدین بن ضیاء الدین نور اللہ بن محمد شاہ الحسینی المرعشی التستری (956 - 1019) منشورات مكتبة آية الله المرعشي النجفی ، قم .
- الاختصاص ، لابی عبد اللہ محمد بن محمد بن النعمان العکبری البغدادی، المعروف بالشيخ المفيد (336 - 412) دار المفيد ، بيروت ، الطبعة الثانية، 1414ھ .
- اختيار معرفة الرجال ، المعروف بـ «رجال الکشي» لشيخ الطائفة ابي جعفر محمد بن الحسن بن علی الطوسي (385 - 460) جامعة مشهد ، 1348 ش .
- الارشاد فی معرفة حجج اللہ علی العباد ، لابی عبد اللہ محمد بن محمد بن النعمان العکبری البغدادی ، المعروف بالشيخ المفيد (336 - 412) مؤسّسة آل البيت (عليهم السلام) ، بيروت ، الطبعة الثانية، 1414ھ .
- ارشاد القلوب ، المُنجى من عمل به من اليم العقاب ، لابی محمد الحسن بن ابی الحسن علی بن محمد الديلمي (من اعلام القرن الثامن) دار الأسوة للطباعة والنشر، قم ، الطبعة الثانية ، 1424ھ .
- الاستيعاب فی معرفة الاصحاب ، لابی عمر يوسف بن عبد اللہ ابن محمد بن عبد البرّ بن عاصم النمري (368 - 463) دار الاعلام ، الأردن - عمّان ، الطبعة الأولى ، 1423ھ .
- أسد الغابة فی معرفة الصحابة ، لعزّ الدّین ابی الحسن علی بن ابی الکرّم محمد بن محمد بن عبد الکریم الشیبانی ، المعروف بابن الاثير الجزري (555 - 630) دار الفكر ، بيروت ، الطبعة الأولى ، 1419ھ .
- اقبال الاعمال ، للسید رضی الدّین علی بن موسی بن جعفر بن طاووس (589 - 664) ، نشر مكتبة الاعلام الاسلامی ، قم ، الطبعة الثانية ، 1419ھ .
- الامالی ، لشيخ الطائفة ابي جعفر محمد بن الحسن بن علی بن الحسن الطوسي (385 - 460) مؤسّسة البعثة ، قم ، الطبعة الأولى ، 1414ھ .
- الامالی ، لابی جعفر محمد بن علی بن الحسين بن موسی بن بابويه القمّي ، المعروف بالشيخ الصدوق (م 381) مؤسّسة البعثة ، قم ، الطبعة الأولى ، 1417ھ .
- الامالی ، لابی عبد اللہ محمد بن محمد بن النعمان العکبری البغدادی ، الملقّب بالشيخ المفيد (338 - 413) منشورات جماعة المدرّسين، قم المقدّسة ، بالأفست عن المطبعة الاسلامية ، طهران ، 1403ھ .

- انوار التنزيل واسرار التاويل ، المعروف بـ «تفسير البيضاوى» لناصر الدين ابى سعيد عبدالله بن عمر بن محمد بن على البيضاوى الشافعى (م685) شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبي واولاده ، مصر ، الطبعة الثانية ، 1388هـ .

- بحار الانوار الجامعة لدرر اخبار الائمة الاطهار(عليهم السلام) ، للعلامة المولى محمد باقر بن محمد تقى المجلسى (1037- 1110، 1111) دار الكتب الاسلامية ، طهران .

- البداية والنهاية ، لابی الفداء اسماعيل بن عمر بن كثير بن ضوء ابن كثير بن زرع ، المعروف بابن كثير (700 - 774) دار الحديث ، القاهرة ، الطبعة الأولى، 1413هـ .

- البرهان فى تفسير القرآن، للسيد هاشم بن سليمان بن اسماعيل ابن عبد الجواد بن على بن سليمان بن السيد ناصر الحسينى البحرانى التوبلى الكتكتانى (م1107) مؤسسه البعثة ، قم ، الطبعة الأولى ، 1415هـ .

- بشارة المصطفى(صلى الله عليه وآله) لشيعه المرتضى(عليه السلام) ، لابی جعفر عماد الدين محمد بن ابى القاسم على بن محمد بن على بن رستم بن يزدبان الطبرى الأملى الكجى (كان حياً 553) مؤسسه النشر الاسلامى ، قم ، الطبعة الثالثة ، 1425هـ .

- بيت الاحزان فى ذكر احوالات سيده نساء العالمين فاطمة الزهراء(عليها السلام) ، للشيوخ عباس بن محمد رضا بن ابى القاسم القمى (1294- 1359) دار الحكمة ، قم ، الطبعة الأولى ، 1412هـ .

- تاريخ الأمم والملوك (تاريخ الطبرى) لابی جعفر محمد بن جرير الطبرى (224 - 310) ، بيروت بالأفست عن الطبعة بالقاهرة ، 1387هـ .

- تاريخ بغداد (تاريخ مدينة السلام) ، لابی بكر احمد بن على بن ثابت ، المشهور بالخطيب البغدادي (392- 463) دار الغرب الاسلامى ، بيروت، الطبعة الأولى، 1422هـ .

- تاريخ اليعقوبى ، لاحمد بن ابى يعقوب بن جعفر بن وبيب بن واضح الكاتب ، المعروف باليعقوبى ، دار صادر ، بيروت .

- تاويل الآيات الظاهرة فى فضائل العترة الطاهرة ، للسيد شرف الدين على الحسينى الاسترabadى النجفى (من مفاخر اعلام القرن العاشر) مؤسسه النشر الاسلامى، قم ، الطبعة الأولى ، 1409هـ .

- التبيان فى تفسير القرآن ، لشيخ الطائفة ابى جعفر محمد بن الحسن بن على بن الحسن الطوسى (385 - 460) مؤسسه الاعلمى للمطبوعات ، بيروت ، بالأفست عن مكتبة الامين فى النجف الاشرف .

- تفسير جوامع الجامع ، لابی على الفضل بن الحسن بن الفضل الطبرسى (469 - 548) مؤسسه انتشارات جامعة تهران ، الطبعة الثالثة، 1377 ش .

- تفسير العياشى ، لابی النضر محمد بن مسعود بن محمد بن عياش السلمى السمرقندى ، المعروف بالعياشى (من اعلام القرن الثالث الهجرى) المكتبة العلمية الاسلامية ، طهران ، الطبعة الأولى ، 1380- 1381هـ .

- تفسير غرائب القرآن ورغائب الفرقان ، لنظام الدين الحسن بن محمد بن حسين القمى النيسابورى (كان حياً 828) دار الكتب العلمية، بيروت ، الطبعة الأولى ، 1416هـ .

- تفسير فرات ، لابی القاسم فرات بن ابراهيم الكوفى . (من اعلام الغيبة الصغرى) مؤسسه الطباعة والنشر لوزارة الثقافة والارشاد الاسلامى ، طهران ، الطبعة الأولى ، 1410هـ .

- تفسير القمى ، لابی الحسن على بن ابراهيم بن هاشم القمى (من اعلام قرنى 3 و 4) مطبعة النجف ، النجف ، الطبعة الثانية ، 1387هـ .

- التفسير الكبير ، لابی عبدالله محمد بن عمر بن الحسن بن الحسين بن علی التیمی البکری الطبرستانی ، المعروف بالفخر الرازی (543 - 606) دار احیاء التراث العربی، بیروت ، الطبعة الثالثة ، 1420هـ .
- تفسير كنز الدقائق وبحر الرغائب ، لمیرزا محمد المشهدی ابن محمد رضا بن اسماعیل بن جمال الدین القمّی (م حدود 1125) مؤسّسة النشر الاسلامی ، قم ، الطبعة الأولى ، 1407-1413هـ .
- تلخیص الشافی ، لشیخ الطائفة ابی جعفر محمد بن الحسن بن علی الطوسی (385 - 460) مؤسّسة انتشارات المحبّین ، الطبعة الأولى ، 1382 ش .
- تهذیب الکمال فی اسماء الرجال ، لجمال الدّین ابی الحجاج یوسف بن عبد الرحمن بن یوسف بن عبد الملك بن یوسف بن علی ابن ابی الزهر القضاعی ، المعروف بالمزّی (654 - 742) ، دار الفكر ، بیروت ، 1414هـ .
- التوحید ، لابی جعفر محمد بن علی بن الحسين بن موسى بن بابويه القمّی، المعروف بالشیخ الصدوق (م 381) منشورات جماعة المدرّسين ، قم .
- جامع الاحادیث ، لجلال الدّین عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن سابق الدّین الخضیری الاسیوطی ، المعروف بالسیوطی (849- 911) دار الفكر ، بیروت، 1414هـ .
- جامع البیان عن تاویل آی القرآن (تفسير الطبری) لابی جعفر محمد بن جریر الطبری (224- 310) دار ابن حزم ، بیروت ، الطبعة الأولى ، 1423هـ .
- الجامع الكبير ، لابی عیسی محمد بن عیسی بن سورة بن موسى ابن الضحاک السملی (209 - 279) دار الغرب الاسلامی ، بیروت ، الطبعة الثانية ، 1998هـ .
- الجامع لاحکام القرآن ، لابی عبدالله محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصارى الخزرجی الاندلسی القرطبی (م 671) دار احیاء التراث العربی ، بیروت، 1405هـ .
- الجواهر النقی ، المطبوع ضمن السنن الكبرى للبيهقي (ط ب) لعلاء الدّین بن علی بن عثمان المارديني ، الشهير بابن التركمانی (م745) مطبعة مجلس دائرة المعارف النظامية ، حيدر آباد الدکن ، الطبعة الأولى ، 1344هـ .
- حلیة الاولیاء ، لابی نعیم احمد بن عبدالله بن احمد بن اسحاق ابن موسى بن مهران الاصبهانی (336 - 430) دار الکتب العلمية ، بیروت .
- الخصال ، لابی جعفر محمد بن علی بن الحسين بن موسى بن بابويه القمّی، المعروف بالشیخ الصدوق (م 381) مؤسّسة النشر الاسلامی ، قم ، الطبعة الخامسة، 1416هـ .
- الدرّ المنثور فی التفسیر بالمأثور ، لجلال الدّین عبد الرحمن ابن ابی بکر بن محمد بن ابی بکر بن عثمان بن محمد بن خضر بن ایوب بن محمد بمام الدّین الحضیری، المعروف بالسیوطی (849 - 911) دار احیاء التراث العربی، بیروت، الطبعة الأولى 1421هـ .
- دلائل الامامة ، لابی جعفر محمد بن جریر بن رستم الطبری (من اعلام القرن الخامس) مؤسّسة البعثة ، قم ، الطبعة الأولى ، 1413هـ .
- دلائل النبوة ومعرفة احوال صاحب الشريعة ، لابی بکر احمد ابن الحسين بن علی بن موسى البیهقي خسروجردی (384 - 458) دار الکتب العلمية ، بیروت ، الطبعة الأولى ، 1405هـ .
- ذخائر العقبی فی مناقب ذوی القربی ، للعلامة الحافظ محبّ الدّین ابی العباس احمد بن عبدالله بن ابی بکر بن محمد الطبری (615 - 794) ، مكتبة القدسی، القاهرة، 1356 هـ .
- روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی ، لشهاب الدّین ابی الفضائل محمد بن عبدالله الحسيني

- الآلوسی (1217-1270) دار احیاء التراث العربی، بیروت ، الطبعة الأولى ، 1420هـ .
- روضة الواعظین ، لابی علی محمد بن الحسن بن علی بن احمد بن علی الفتال النیسابوری الفارسی (م 508) المطبعة امیر - قم ، الطبعة الأولى ، 1368 ش .
- روض الجنان وروح الجنان فی تفسیر القرآن ، المشهور بـ «تفسیر الشیخ ابو الفتوح الرازی» ، لجمال الدین ابی الفتوح الحسین بن علی بن محمد بن احمد بن الحسین بن احمد الخزاعی الرازی النیسابوری (م حدود 554) بنیاد پژوهشهای اسلامی آستان قدس رضوی (مؤسسة الدراسات الاسلامیة التابعة للروضة الرضویة) مشهد ، 1371ش .
- سنن ابی داود ، لسلیمان بن الاشعث بن عمرو بن عامر السجستانی (202 - 275) دار ابن حزم ، بیروت ، الطبعة الأولى ، 1418هـ .
- سنن الترمذی (الجامع الصحیح) لابی عیسی محمد بن عیسی ابن سورة بن موسی بن الضحاک السلمی (209 - 279) دار احیاء التراث العربی ، بیروت ، 1415هـ .
- السنن الکبری ، لابی بکر احمد بن الحسین بن علی بن موسی البیهقی الخسروجردی (384 - 458) دار الفکر ، بیروت ، الطبعة الأولى ، 1419هـ .
- سیر اعلام النبلاء ، لابی عبدالله شمس الدین محمد بن احمد ابن عثمان بن قایماز الترمکمانی الفارقی ، المشتہر بالذہبی (673 - 748) ، دار الفکر ، بیروت، الطبعة الأولى ، 1417هـ .
- الشافی فی الامامة ، للشریف المرتضی علی بن الحسین بن موسی بن محمد بن موسی بن ابراهیم بن موسی کاظم بن جعفر الصادق (عليهم السلام) (355 - 436هـ) مؤسسة الصادق ، طهران ، الطبعة الثانية ، 1410هـ .
- شرح الاخبار فی فضائل الائمة الاطهار (عليهم السلام) ، للقاضی النعمان ابن محمد التمیمی المغربی (م 363) ، مؤسسة النشر الاسلامی، الطبعة الأولى ، 1409هـ .
- شرح نهج البلاغة ، لعبد الحمید بن ہبة الله بن محمد بن محمد ابن الحسین المدائنی ، المعروف بابن ابی الحديد (586 - 655) مؤسسة اسماعیلیان، قم .
- شواہد التنزیل لقواعد التفضیل فی الآیات النازلة فی اہل البیت صلوات الله وسلامه علیہم ، لابی القاسم عبید الله بن عبد الله بن احمد بن محمد بن حسان، المعروف بالحاكم الحسکانی (من اعلام القرن الخامس الهجری) مؤسسة الطبع والنشر التابعة لوزارة الثقافة والارشاد الاسلامی ، الطبعة الأولى ، 1411هـ .
- صحیح البخاری ، لابی عبدالله محمد بن اسماعیل بن ابراهیم ابن المغيرة بن بردزبة البخاری الجعفی (194 - 256) دار الفکر للطباعة والنشر ، 1419هـ .
- صحیح مسلم ، لابی الحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری النیسابوری (206 - 261) دار ابن حزم ، بیروت ، الطبعة الأولى ، 1416هـ .
- علل الشرائع ، لابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسی بن بابويه القمي، المعروف بالشیخ الصدوق (م 381) المكتبة الحيدرية ومطبعتها ، النجف الاشرف ، 1385هـ .
- عمدة عیون صحاح الاخبار فی مناقب امام الابرار ، لابی الحسین یحیی بن الحسن بن الحسین بن علی بن محمد بن البطریق الاسدی الحلّی ، المعروف بابن البطریق (533 - 600) مؤسسة النشر الاسلامی ، قم المشرفة ، 1407هـ .
- عوالم العلوم والمعارف والاحوال من الآیات والاخبار والاقوال ، للشیخ عبدالله بن نور الله البحرانی الاصفهانی

(من اعلام تلامذة المجلسي) مؤسّسة الامام المهدي(عليه السلام) ، قم المقدّسة ، الطبعة الأولى ، 1405-1416هـ .

- عيون اخبار الرضا(عليه السلام) ، لابي جعفر محمّد بن علي بن الحسين ابن موسى بن بابويه القمّي ، المعروف بالشيخ الصدوق (م381) دار العلم ، قم ، 1377هـ .

- الغدير في الكتاب والسنة والادب ، للشيخ عبد الحسين احمد الاميني النجفي (1320-1390) ، مركز الغدير للدراسات الاسلامية ، قم ، الطبعة الأولى، 1416هـ .

- فتح القدير الجامع بين فني الرواية والدراية من علم التفسير ، لمحمّد بن علي بن محمّد بن عبدالله بن الحسن بن محمّد بن صلاح بن علي بن عبدالله الشوكاني (1173-1250) دار الفكر ، بيروت ، الطبعة الثالثة ، 1393هـ .

- فرائد السمطين في فضائل المرتضى والبتول والسبطين والائمة من ذريتهم(عليهم السلام) ، للشيخ ابراهيم بن محمّد بن المؤيد ابو بكر بن محمّد بن حمويه الجويني الخراساني ، المعروف بالحموي وابن حمويه (644 - 722) مؤسّسة المحمودي للطباعة والنشر ، الطبعة الأولى ، 1398هـ .

- الفضائل ، للشيخ سديد الدين ابي الفضل شاذان بن جبرئيل بن ابي طالب القمّي (من اعلام القرن السادس) مؤسّسة ولي عصر ، قم ، الطبعة الأولى ، 1422هـ .

- فضائل اهل البيت(عليهم السلام) من كتاب فضائل الصحابة، لابي عبدالله احمد بن محمّد بن حنبل (164 - 241) و استدراك عبدالله بن احمد بن محمّد بن حنبل (290) و ابي بكر احمد بن جعفر بن حمدان القطيعي (368) المجمع العالمي للتقريب بين المذاهب الاسلامية ، الطبعة الأولى - 1425 هـ .

- قرب الاسناد ، لابي العباس عبدالله بن جعفر بن الحسين بن مالك بن جامع الحميري القمّي (من اعلام القرن الثالث) مؤسّسة آل البيت(عليهم السلام) لاحياء التراث ، بيروت ، الطبعة الأولى ، 1413هـ .

- الكافي ، لثقة الاسلام ابي جعفر محمّد بن يعقوب بن اسحاق الكليني الرازي (م329) دار الكتب الاسلامية ، طهران ، الطبعة الثالثة ، 1388 - 1389هـ .

- الكامل في التاريخ ، لعزّ الدّين ابي الحسن علي بن محمّد بن محمّد بن عبد الكريم بن عبد الواحد الشيباني ، المعروف بابن الاثير (555 - 630) دار الكتاب العربي ، بيروت ، الطبعة الثالثة ، 1422هـ .

- كتاب سليم بن قيس الهلالي ، لابي صادق سليم بن قيس الهلالي العامري الكوفي (م76) مطبعة نكارش ، الطبعة الثالثة ، 1423هـ .

- الكشّاف عن حقائق غوامض التنزيل و عيون الاقاويل في وجوه التاويل ، لابي القاسم جار الله محمود بن عمر بن محمّد الخوارزمي الزمخشري (467 - 538) دار الكتاب العربي ، بيروت ، 1366هـ .

- كشف الغمّة في معرفة الائمة(عليهم السلام) ، لبهاء الدّين علي بن عيسى ابن ابي الفتح الاربلي (م693) المطبعة العلمية ، قم ، بالأفست عن مكتبة بني هاشم ، تبريز ، 1381هـ .

- الكشف والبيان ، المعروف تفسير الثعلبي ، لابي اسحاق احمد ابن محمّد بن ابراهيم الثعلبي النيسابوري (م427) دار احياء التراث العربي ، بيروت ، الطبعة الأولى ، 1422هـ .

- كفاية الاثر في النصّ على الائمة الاثني عشر ، لابي القاسم علي ابن محمّد بن علي الخزّاز القمّي الرازي (من اعلام القرن الرابع) انتشارات بيدار ، مطبعة الخيام ، قم ، 1410هـ .

- كنز العمال فى سنن الاقوال والافعال ، لعلى بن حسام الدين بن عبد الملك الجونبورى ، المشهور بالمتقى الهندى (885 - 975) مؤسّسة الرسالة ، بيروت ، 1409هـ .
- لسان الميزان ، لشهاب الدّين احمد بن على بن محمّد بن محمّد بن على بن احمد، الشهير بابن حجر العسقلانى (773 - 852) دار احياء التراث العربى ، بيروت ، الطبعة الأولى ، 1416هـ .
- مائة منقبة من مناقب امير المؤمنين على بن ابى طالب والائمة من ولده(عليهم السلام)من طريق العامة ، لابی الحسن محمّد بن احمد بن على بن الحسن بن شاذان القمّى (كان حياً 412) مدرسة الامام المهدي(عليه السلام) ، قم المقدّسة ، الطبعة الأولى ، 1407هـ .
- متشابه القرآن ومختلفه ، لابی جعفر محمّد بن على بن شهرآشوب السروى المازندرانى (م 588) انتشارات بيدار .
- مجمع البيان فى تفسير القرآن ، لابی على الفضل بن الحسن بن الفضل الطبرسى (469 - 548) دار الفكر ، بيروت ، 1414هـ .
- مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ، لنور الدّين على بن ابى بكر بن سليمان الهيثمى الشافعى (735 - 807) دار الكتب العلمية ، بيروت ، 1408هـ .
- المحاسن ، لاحمد بن ابى عبدالله محمّد بن خالد بن عبد الرحمن بن محمّد بن على البرقى الكوفى (م 274 او 280) دار الكتب الاسلامية ، قم .
- مروج الذهب ومعادن الجوهر ، لابی الحسن على بن حسين ابن على المسعودى (م 645) منشورات دار الهجرة ، قم ، الطبعة الثانية ، 1404هـ .
- المستدرک على الصحيحين ، لابی عبدالله محمّد بن عبدالله بن حمدويه بن نعيم بن الحكيم الضبّى الطهمانى النيسابورى الشافعى ، المعروف بابن البيع (321 - 405) دار الكتب العلمية ، بيروت ، الطبعة الأولى ، 1411هـ .
- المسند ، لابی عبدالله احمد بن محمّد بن حنبل بن بلال الشيبانى (164 - 241) دار الفكر ، بيروت ، الطبعة الثانية ، 1414هـ .
- مسند فاطمة الزهراء(عليها السلام)، للشيخ عزيز الله العطارى ، انتشارات عطارى ، الطبعة الأولى ، 1412هـ .
- مشكل الآثار ، لابی جعفر احمد بن محمّد بن سلامة بن سلمة الازدى الطحاوى المصرى الحنفى (229 - 321) دار الكتب العلمية ، بيروت ، الطبعة الأولى، 1415هـ .
- مصباح الانوار فى فضائل امام الابرار ، للشيخ هاشم بن محمّد ، من مخطوطات مكتبة العمومى آية الله المرعشى النجفى ، الرقم 5195 .
- مصباح الكفعمى ، او جنة الامان الواقية وجنة الايمان الباقية، لتقى الدّين ابراهيم بن على بن الحسن بن محمّد بن صالح بن اسماعيل الحارثى الكفعمى العاملى (840 - 905) منشورات الرضى، زابدى .
- مصباح المتهجّد ، لابی جعفر محمّد بن الحسن بن على بن الحسن الطوسى ، المشتهر بشيخ الطائفة والشيخ الطوسى (385 - 460) مؤسّسة فقه الشيعة ، بيروت ، الطبعة الأولى ، 1411هـ .
- معانى الاخبار ، لابی جعفر محمّد بن على بن الحسين بن موسى بن بابويه القمّى ، المعروف بالشيخ الصدوق (م 381) مؤسّسة النشر الاسلامى ، قم ، الطبعة الثالثة ، 1416هـ .
- معجم احاديث الامام المهدي(عليه السلام) ، للهيئة العلمية فى مؤسّسة المعارف الاسلامية ، الطبعة الأولى ، 1411هـ .

- المعجم الكبير ، لابی القاسم سليمان بن احمد بن ايوب اللّخمى الطبرانى (260 - 360) دار احياء التراث العربى ، بيروت ، الطبعة الثانية ، 1404هـ .
- مقاتل الطالبين ، لعلی بن الحسين بن محمد بن احمد بن الهيثم بن عبد الرحمان ، المعروف بابی الفرج الاصبهانی (284 - 356) دار المعرفة ، بيروت .
- مقتل الحسين(عليه السلام) ، لابی المؤید اخطب خوارزم الموقّق بن احمد بن محمد المکّی الخوارزمی (م 568) مكتبة المفيد ، قم ، بالأفست، عن الطبعة فى النجف الاشرف 1367 هـ .
- مقتل الحسين(عليه السلام)(وقعة الطف) للمؤرّخ لوط بن يحيى بن سعيد بن مخنف بن سليم الازدى (م 158) المطبعة العلمية ، قم ، الطبعة الثانية ، 1364ش .
- مقتل الحسين(عليه السلام)وقيام المختار ، لابی محمد احمد بن اعثم الكوفى ، انتشارات انوار الهدى ، قم ، الطبعة الثانية ، 1424هـ .
- المناقب ، لابی المؤید اخطب خوارزم الموقّق بن احمد بن محمد المکّی الخوارزمی (م 568) ، مؤسّسة النشر الاسلامى ، قم ، الطبعة الثالثة ، 1417هـ .
- مناقب آل ابى طالب(عليهم السلام) ، لابی جعفر محمد بن على بن شهرآشوب السروى المازندرانى (م 588) منشورات علّامة ، المطبعة العلمية ، قم .
- ميزان الاعتدال فى نقد الرّجال ، لابی عبدالله شمس الدّين محمد بن احمد بن عثمان بن قايمز التركمانى الفارقى ، المشتهر بالذّهبى (673- 748) ، دار الفكر، بيروت .
- الميزان فى تفسير القرآن ، للعلّامة السيد محمد حسين الطباطبائى (1321- 1403) مؤسّسة مطبوعاتى اسماعيليان ، قم ، الطبعة الثالثة ، 1393هـ .
- نهج البلاغة ، وبو مجموع ما اختاره ابو الحسن محمد بن الحسين بن موسى بن محمد بن موسى بن ابراهيم بن الامام موسى بن جعفر(عليهم السلام) ، المعروف بـ «الشريف الرضى» (359 - 406) من كلام امير المؤمنين على بن ابى طالب(عليه السلام) ، تحقيق الدكتور صبحى الصالح، دار الهجرة ، قم .
- نهج الحقّ وكشف الصدق ، لجمال الدّين ابى منصور الحسن ابن يوسف بن على بن محمد بن المطهّر الاسدى ، المعروف بالعلّامة الحلى (648- 726) مؤسّسة دار الهجرة ، قم ، الطبعة الأولى ، 1407هـ .